ندائے حق کی بجائے ندائے باطل کیوں؟

حبیب الرحمن علیق

ازل سے یہ دور دورہ رہا کہ باطل صداؤں کو تشہیر و ترویج ہوا اور ان کا سکہ جے لیکن معلوم نہیں کہ ندائے حق ابھرتی نہیں نہ ہی وہ کسی باطل پرست دلدادوں کے کانوں پر گونجتی ہیں۔ ہائے افسوس، ہم اور مسلمان کیا ایک جسم ہو کر سوچتے ہیں کہ ندائے حق جس کو دبا کر ندائے کفر کو ایسے لوگوں میں عام کیا گیا جیسے وہ ان کا مذہبی فریضہ تھا۔

اب یہ سوال ذہنوں میں پیدا ہوگا کہ ندائے حق چیز کیا ہے، تو یہ بات کسی سے آشنا نہیں بلکہ یہ وہ ہی ندا ہے جس کو امام الانبیاء علیہ السلام اور آپ سے قبل ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ منزل من اللہ پیغمبروں نے بلند کیا اور ان کا منہج و مقصد ضلالت و گمراہی، بے حیاء و عریانی، دغا بازی و فراڈ، ناانصافی و ظلم کو جڑ سے ختم کرنا تھا اور اس کے برعکس حق و صداقت کی روشنی کو پھیلانا تھا۔

رسول اکرم ﷺ اور آپ سے پہلے ادوار میں ندائے حق کو نیچا کرنے کیلئے ندائے کفر ناکام کوششیں کرتی رہیں لیکن جو حق کے اندر انصاف و اصدق تھا اس کو دبائے کی بجائے خود اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔ یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے خلاف بھی ندائے کفر و باطل اٹھائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وہ نیست و نابود ہو کر رہ گئے حقیقت یہ ہے کہ وہ گروہ اور جماعت جو خلوص و لگن کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کا نظریہ رکھتے ہوئے ندائے حق کو پھیلاتے ہیں ان کی یہ عظیم کوشش و سعی ناکام اور خاکسار نہیں ہوتی۔

اور جو لوگ لبادہ حق اوڑھتے ہوئے، شکل و صورت وضع قطع میں اسلامی روپ دھار کر تیر سعی و کوشش اور اعلائے کلمۃ اللہ و خلوص کے اور مادیت کی کنوئیں میں ڈوبنے والے بہروپیہ لوگ کبھی بھی ندائے حق کا فریضہ انجام نہیں دے سکتے بلکہ ندائے خسارہ کا کام تو کر سکتے ہیں اسلام کا نام اور اس کی تعلیمات سے دوسرے لوگوں کو سرفراز نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں جہاں دو قسم کے لوگ اپنا کردار ادا کرتے ہیں کہ جس سے ندائے حق کا فریضہ ہو چاہے کوئی مادیت کی نیت سے اور چاہے اعلائے کلمۃ اللہ کے عظیم مقصد سے ہو۔ لیکن زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ گروہ جس کا سراسر مقصد صرف شیطانیت کفر و باطل کو ترجیح دینا اور اس کی گندی تعلیمات کو لوگوں کے اندر عام کرنا، جس کی کئی ایک صورتیں ہیں اس کا موازنہ کیجئے کہ آجکل کے حکمران کفر و باطل کے نشے میں منہ سے شریف النفس علماء کرام، قراء کرام، آئمہ کرام جن کا مقصد صرف حق کی آواز کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ان کیلئے طرح طرح بکواسات اور ان پر شدید قسم کی طعنہ و تشنیع کو اگل رہے ہیں ذرا ہوش کریں کیا تمہیں یہ خوبصورت داڑھیوں والے اسلامی لوگ ہی نظر آتے ہیں جو حکومت اور لوگوں میں نفرت کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ تمہیں یہ لوگ ہی نظر آ رہے ہیں جو مصلی نبوی پر امامت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جو منبر رسول پر وعظ و نصیحت کے بول بولتے ہیں جو دل میں لوگوں کے بارے میں یہ ظن و گمان رکھتے ہیں یہ لوگ اسلامی تعلیمات کو مان کر دوزخ سے بچ جائیں اور جنت کے داخلے کے ساتھ عظیم کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں۔ لوگ جن کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ، ندائے حق، خلوص، امن، انصاف، اخلاق و کردار کو سنوارنا، دینی تعلیم، قرآن و سنت، کی ترویج، اللہ کی رضا انبیاء کی سنت کا عام کرنا ہے کیا یہ لوگ تیری نظروں میں فتنہ باز شریر، منافق اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔

ہائے افسوس..... صد افسوس،، میرے بھائیو ذرا غور کیجئے آج حکمران کہ کسی عہدے پر بیٹھ کر معصوم لوگوں کو جو اپنے دل میں لوگوں اور ان خبیث حکمرانوں کے بارے میں بھی خیر خواہی لئے بیٹھے ہیں ان پر پابندیاں ہیں کہ وہ قران وحدیث کی آواز کو لوگوں تک نہ پہنچائیں، سپیکر کو بند کر دو تاکہ کسی کو یہ مولوی حضرات گمراہ نہ کریں، تبلیغ نہ کرنے دو یہ لوگوں میں فرقہ پرستی کی ہوا گرم کرتے ہیں۔

اور ان حکمرانوں کی زبانیں کھلے عام بکواس کرتی ہیں کہ یہ مسجدوں میں بیٹھنے والے قاری، امام وغیرہ سب لوگوں کو فتنہ میں ڈال رہے ہیں۔ چلو یہ لوگوں کو فتنہ وگمراہی میں ڈال رہے ہیں کہ تو یہ کھلے عام بازاروں میں ندائے کفر و باطل اور ضلالت، جس کی صورتیں کچھ اس طرح ہیں کھلے عام گانے بجانے، ڈانس بھنگڑا، شرک کے اڈوں پر بھنگڑے، گندے اور عریاں پوسٹرز، بے حیائی کے موجد سینما، فلمیں ڈرامے، اور دیگر فحاشی وعریانی امور کیا یہ سب گمراہی اور فتنہ ہیں۔ یا مولوی صاحب کا وعظ یا اذان اور خطبہ............ ہائے افسوس کیا یہ حکمران ہیں جو مسلم ملک کے حکمران جو مسلمان گھر میں پیدا ہونے والے حکمران، جن کا کنبہ قبیلہ بڑا متقی مسلمان سمجھتا ہے۔ ان کے گندے، چہروں سے، ان کے نظریات وافکار، ان کی سوچ، ان کی فکر تو سراسر کفر و ضلالت اور شیطانیت کو جنم دے رہی ہے۔

ان کو خوف الٰہی سے کام لینا ہوگا ندائے حق کو ندائے کفر پر غالب کرنا ہوگا، ندائے شیطان پر ندائے رحمان کو ترجیح دینی ہوگی، گانے پر تلاوت کو فلم پر نماز کو سینما پر مسجد اور دینی مدرسے کو غلب اور ترجیح دینی ہوگی اور اسمیں ان کی بقاء اور فلاح ہے۔ ورنہ پھر رب کائنات کا عذاب جو اسی انتظار میں ہے کہ اس ظالم قوم کو کچل ڈالے اور اللہ کی یہی سنت وطریقہ ہے وہ ظالم اور مفسدین لوگوں سے ایسا خطرناک او عبرت انگیز سلوک کرتا ہے جو کہ آئندہ والوں کیلئے عبرت وسبق بن جاتا ہے۔

آج کے دور میں ندائے حق صرف قران و سنت کی پکار ہے۔ اور دوسرا گروہ جس کا شور شرابہ یہ ہے کہ ہم اسلام کے نفاذ ٹھیکیدار ہیں ان کے اس رویے سے کبھی اسلام کی کرنیں پاکستان پر نمودار نہیں ہوسکتی جب تک ندائے حق کے حامل "قرآن وسنت والے لوگ" کی آواز کو سب آوازوں، نداؤں اور صداؤں پر ترجیح نہ دی جائے۔

جب یہ لوگ ندائے حق کو سر خم تسلیم کے طریقے پر تسلیم وقبول کرلیں گے تو پھر بدمعاشی کی جگہ امن، ظلم کی جگہ انصاف، ڈاکہ چورزنی کی جگہ ہر مسلمان محفوظ، فراڈ و دغہ بازی کی جگہ عدل و انصاف، فضول خرچی کی جگہ میانہ روی، قتل وغارت کی جگہ انس ومحبت اور ہر طرف ضلالت و جہالت کے اندھیرے چھٹ جائیں گے اور دین حق، قرآن وسنت کی روشنی ہر طرف پھیل رہی ہوگی جس سے ہر خواہشمند شخص جو اصل کامیابی کا خواہاں ہے وہ اس کو تسلیم وقبول کرے گا۔ اور جب اہل کفر ندائے کفر و باطل کو تسلیم کرے گا تو دنیا و آخرت کا خسارہ اور نقصان اٹھانا پڑے گا۔ آئیے اپنے گریبانوں میں جھانکیں، آخرت میں حساب دینے کا تصور ذہنوں میں لائیے، اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا منظر لائے، اپنی اصل منزل مقرر کیجئے وہ کامیابی ہونی چاہئے۔ یا ناکامی۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ ندائے حق کی بجائے ندائے کفر کو کیوں ترجیح دی جارہی ہے، ترجیح کس کو دینی چاہئے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

طلب ہو جس کو منزل کی وہ گرداب سے کب گھبراتے ہیں
ہو جن کا ذوق طلب محدود وہ ساحل پر ہی رہ جاتے ہیں

بقیہ: تعلیم، عورت اور اسلام

جبکہ ایک عورت کی تعلیم وتربیت کا مطلب ہوتا ہے' ایک پورے گھر' پھر پورے سماج کی (سماج کی) تعلیم وتربیت گھر اور سماج کی ٹھوس اور پائیدار بنیادوں پر تشکیل وتعمیر صرف اور صرف عورتوں کی صحیح اور مضبوط تعلیم وتربیت کی بنیاد پر ہی ممکن ہے۔ عورتوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی ہمارے سماج کو ناپختہ تعمیر اور غلط بنیاد کی طرف لے جائے گی۔

اس بات کا میں پھر اعادہ کر رہا ہوں کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان ہونے کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور ہماری اپنی تہذیب وثقافت ہے' جس کے کچھ معیار و پیمانے ہیں۔ کسی علم وفن کی اپنی ایسی کوئی مخصوص تہذیب وثقافت نہیں ہوتی' جس کو ہر جگہ اور ہر ماحول ومعاشرہ میں اس علم وفن کے حصول کیلئے برتنا ضروری ہو' بلکہ ہر علم وفن جگہ' ماحول اور معاشرہ کے مطابق اس کی مخصوص تہذیب وثقافت کو برتتے ہوئے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارے ایسے ادارے ہوں اور ہم ایسا ماحول پیدا کریں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم ایسی ذہنیت اور خود اعتمادی پیدا کریں کہ جدید ترین علوم کیلئے بھی ہمیں غیروں کی ثقافت وتہذیب اور طرز زندگی کو اختیار نہ کرنا پڑے اور اگر ابھی تک ہم ایسا نہیں کر سکے ہیں' تو ہمیں اپنے بہترین وسائل اور دماغ کو استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ ماحول اور ذہنیت پیدا کرنے کی فوری کوشش شروع کردینی چاہئے اور خاص طور سے یہ دیکھیں اور کوشش کریں کہ ہماری ملت کا نصف حصہ کسی بھی نئے علم اور ترقی سے محروم بھی نہ رہے اور ان علوم کے پردے میں جو تہذیب وثقافت ان پر مسلط کی جا رہی ہے اور جس طرح پوری امت سے اس کی اصل شناخت کو مسخ کرنے کی شعوری یا لاشعوری کوشش کی جارہی ہے اور عام مسلمان اس کوشش کے لاشعوری طور پر شکار ہو رہے ہیں' ان سے کسی حد تک بچا بھی جاسکے اور دنیا میں عزت کے ساتھ رہنے اور مسلمان ہونے کے جو تقاضے ہیں' ان سب کو پورا بھی کیا جاسکے۔